خسرو عاجزانہ طور پر کہتے ہیں کہ تمام خلق ے بدلے مجھے دوزخ کے حوالے کردو چونکہ کوئی بھی شخص مجھ جیسا ستمکار نہیں میرے بدلے تمام دوزخیوں کو رہا کردو۔ اس اعتراف کے بعد خسرو کے ان کا یہ عالم ہیکہ اگر فضل خدا شامل حال ہو تو اس سب کے باوجود میں رہا ہو جاؤنگا۔ اگر خدا چاہے تو اپنی عفو و درگذر کے ایک ہی قطرے سے میرے سیاہ اعمال نامے کو دھو کر مجھے معاف کر سکتا ہے۔

مرا ببر بدل جملہ خلق در دوزخ
کہ ہیچ دوزخیی نی چو من ستمکار ست
بدوزخی کہ روم من رہا فکن دگری
کہ جملہ دوزخیان را ز چون منی عار ست
اگر تو فضل نمایی پلید و پاک یکیست
ز فیض باراں خس بہرہ ور چو ازہار ست
ز بہر شستن لوح ہمہ ستمکاران
ز یمن عفو تو یک قطرہ نیز بسیار ست

خسرو نے اس قصیدہ میں جو مضامین باندھے ہیں وہ قابل دید ہیں اس کے علاوہ بھی خسرو کے دیگر قصائد اسی طرح کے مضامین سے بھرے پڑے ہیں۔ جن کا مطالعہ ادب نواز حضرات کے لئے نہایت نفع بخش ہوگا۔

منابع و مآخذ:

۱۔ دیوان کامل امیر خسرو۔ سعید نفیسی باہمت و کوشش۔ م۔ درویش۔ چاپخانہ سعدی، ناشر: سازمان انتشارات جاویدان، چاپ دوم: اسفند ماہ ۱۳۶۱

۲۔ نہج البلاغہ، کلمات قصار، ص ۴۹۲ ۔ تالیف: علامہ السید الشریف الرضی، مترجم: علامہ سید ذیشان حیدر جوادی، ناشر: تنظیم المکاتب۔ گولہ گنج لکھنؤ۔ ۱۸ یوپی۔ ایڈیشن ۳، نومبر ۲۰۰۸، مطبوعہ اے۔ بی۔ سی۔ آفسیٹ پریس۔ دہلی

۳۔ گلستان سعدی ۔ باب اول حکایت ۳ ص ۲۰ ،سعدی شیرازی، ناشر: مکتبہ بلال دیوبند

۴۔ کلمات قصار، نہج البلاغہ۔ تالیف: علامہ السید الشریف الرضی، مترجم: علامہ سید ذیشان حیدر جوادی، ناشر: تنظیم المکاتب۔ گولہ گنج لکھنؤ۔ ۱۸ یوپی۔ ایڈیشن ۳، نومبر ۲۰۰۸، مطبوعہ اے۔ بی۔ سی۔ آفسیٹ پریس۔ دہلی

۵۔ سورۂ تین آیت ۴، پ ۳۰۔ قرآن کریم

۶۔ سورۂ کہف، قرآن کریم

۷۔ کلمات قصار، نہج البلاغہ۔ ص ۹۰۷۔ تالیف: علامہ السید الشریف الرضی، مترجم: علامہ سید ذیشان حیدر جوادی، ناشر: تنظیم المکاتب۔ گولہ گنج لکھنؤ۔ ۱۸ یوپی۔ ایڈیشن ۳، نومبر ۲۰۰۸، مطبوعہ اے۔ بی۔ سی۔ آفسیٹ پریس۔ دہلی

چہ رمزہاست تعالی اللہ این بملک قدیم
کہ ہفت سگ و سگ مصاحب غار ست

مؤذن اسلام حضرت بلال حبشی جن کے لئے تاریخ اسلام لکھتی ہے کہ آپ حروف کی ادائیگی درست طور پر نہیں کر پاتے تھے "ش" کو "س" پڑھتے تھے۔ حضور سے کوئی حسبی، نسبی یا کوئی دیگر خاص رشتہ نہ ہوتے ہوئے بھی اپنی جاںثاری، فداکاری، ایثار، محبت، مودت، ولا، جذبۂ ایمان کی بدولت اسلام کے اولین مؤذن قرار پائے اور ایمان کے حسن پر خال سیاہ کی مانند جلوہ گر ہوگئے۔ جن پر اہل اسلام فخر و مباہات کرتے رہیں گے۔ لیکن عرب کی سرزمیں کا مشہور زمانہ مغرور ابوجہل حضور پاک کا چچا ہو کر بھی قابل لعنت وملامت ہے۔

شدہ بلال سیہ بر جمال ایمان خال
ز کفر عز عرب عم مصطفیٰ خوار است
حرارتی بزبان کرد در رہش منصور
کزان حرارت خود جلوہ کردہ پروار است

ابتدائے تبلیغ اسلام میں کفار مکہ آپ کی تضحیک کرتے، ان استہزا کہتے، ایذا پہنچاتے، طعنہ دیتے۔ خسرو نے انہیں طعنہ زنوں کو "روافض" کہا ہے اور قابل لعنت قرار دیا ہے۔ اور حقیقت یہی ہے کہ حضور اکرم کو ایذا پہنچانے والے گمراہ ہیں۔ ان کو جو کچھ خسرو نے کہا ہے وہ خسرو ہی کے زبانی بیان کرنا زیادہ مناسب تر ہے۔

بزد بزخم گہش راں احمد را
کہ طعنشان پس از آن سر زنش بخمار ست
ہم از ویست روافض نشانہ لعنت
کہ سگ زنست پریشان سرانہ معمار ست

بوترابی عیار کا مزہ ہی الگ ہے اکثر خسرو نے حضرت علی کی مدح کی ہے اور آپ کی محبت کو مئے حقیقی کہا ہے۔ ظاہر ہے پیر و مرشد نظام الدین اولیاء کے خاص شاگرد ہیں۔

ہمون قلند بدلہا ز بوتراب عیار
کہ بر سر مردن بفر سیار ست

اسلامی نقطۂ نگاہ سے خداوند عالم نے ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے متعین کئے ہیں جو اس کی ہر نقل و حرکت پر نگاہ رکھتے ہیں اور اس کے اعمال کو تحریر کرتے ہیں جس کے سلسلے میں حضرت علی نے کلمات قصار (نہج البلاغہ) میں فرمایا ہے کہ اِنَّ مَعَ کُلِّ اِنسانٍ مَلَکَین : ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں۔ (۷) جنہیں کرام الکاتبین کہا جاتا ہے۔ خسرو انہیں ملائک کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ میری ہر نقل و حرکت پر نگاہ رکھنے والے فرشتوں سے کہو کہ اے فرشتوں میری خطائیں نہ لکھو۔

دو کاتب از پی جرم قلم چو جمع کنند
کہ مو بمو ز پریشانم در اقرار ست
فرشتہ گو سر کلک خود سیہ نکند
ز حرف من کہ از ادیو ہم در آزار ست

بکنہ حق نرسد عارف ارچہ داندہ ست
بر آسمان نپرد جعفر ارچہ طیارست

امیر خسرو بہ یک وقت بہترین شاعر، ماہر موسیقی داں ہونے کے ساتھ ساتھ علم نجوم سے بھی واقف تھے۔ لہذ اعلم نجوم کے اسرار و رموز سے مضمون میں رونق پیدا کی ہے۔ اور اپنی فکر کو نجوم کی اصطلاحوں سے واضح کیا ہے۔ خسرو کہتے ہیں ۱۹ افلاک اور اٹھارہ ہزار عالم ہونے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ اگر دنیا کو فنا آنے لگے تو ان ہزاروں عالم میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ یہ آسمان جو انگوٹھی کے نگینہ کی مانند گراں بہ قیمتی ہے۔ لیکن خدا کی رحمت کے بغیر ان سب کی کوئی وقعت و اہمیت نہیں ہے۔ خدا نے ایک مادہ سے تمام جواہر کو پیدا کیا ہے۔

مبین کہ نہ فلک و عالم است ہجدہ ہزار
کہ نیست یک اثر ار صد ہزار آثارست
مگو کہ ہستہ انگشترین چرخ گران
کہ در اصابۂ رحمانش نی چو بی بارست
پدید کرد جواہر مجرد از مادہ
کہ در خزانۂ ملکش مسلک اظہارست

خدا نے انسان کو عناصر اربعہ سے تخلیق کیا ہے اور یہ چاروں عناصر ایک دوسرے کی ضد ہیں جن کا ایک جگہ جمع ہونا محال ہے لیکن خدا کی ذات لائق تعریف ہے کہ اس نے ان چاروں اضداد کو یکجا کر کے اپنی بہترین خلقت انسان پیدا کیا اور قرآن کریم کے تیسویں پارے کے سورۂ تین میں اس کا تذکرہ کیا۔ "انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم"۔ ہم نے انسان کو بہترین خلقت پر پیدا کیا۔ (۵) خسرو اسی کی اشارہ کر کے کہتے ہیں کہ جب خدا نے ہم کو مٹی سے خلق کیا ہے تو کیوں نہ خاکی جبین کو خاک پر رکھکر اس کی عظمت کو سجدہ کیا جائے۔ خدا نے جو جسم انسانی خلق کیا ہے اس میں ایک دھڑکتا ہوا دل ہے جو سانس کی آماجگاہ ہے سینہ اس کی سپر ہے عقل وزیر ہے تو جان سالار لشکر ہے۔

چرا بخاک نسایم پیش او رخ وچشم
کہ او ز خاک مرا دادہ چشم و رخسارست
ز آب وگل تن مردم چو قلعہ ای آراست
بشکل تنگ و بمعنی جہان اسرارست
خزینہ دار نفائس بسینہ دل را ساخت
خرد وزیر شد و جان سپاہ سالارست

حضرت عیسی روح اللہ سے تین سو سال قبل معرفت الٰہی حاصل کرنے والے سات وزراء جنہیں قرآن کریم نے اصحاب کہف کے نام سے یاد کیا ہے اور باقاعدہ ایک سورہ کا نام انہیں سے منسوب ہے کہ جس میں ان وزراء کے تفصیلی حالات مندرج ہیں۔ یہ وزراء معرفت الٰہی حاصل ہونے کے بعد اپنے جابر بادشاہ دقیانوس (جو خود کو خدا کہلاتا تھا) کو چھوڑ کر ایک غار میں گوشہ نشین ہو گئے۔ ان کے ساتھ ایک کتا بھی تھا جو ان کے ساتھ آج بھی اس غار میں محو خواب ہے۔ (۶) خسرو نے اس سگ غار کو بطور تلمیح استعمال کیا ہے۔

ڈاکٹر یاسر عباس
استاد، شعبہ فارسی
جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

نگاہی بہ قصیدہ ای ''در توحید'' ۔ امیر خسرو دہلوی

بعد اشاعت اسلام فارسی شاعری کا ارتقاء عربی زبان کے سایے میں ہونے لگا۔ اس کے باوجود اہل فارس نے نئی نئی راہیں نکالتے ہوئے عربی زبان کے غلبے کو کہیں کم اور کہیں ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رباعی، مثنوی اور تاریخ گوئی جیسی کتنی ہی اصناف سخن اہل فارس نے عربی کے اثرات سے بچ کر ایجاد کیں۔ لیکن قصیدہ اور غزل دو ایسی اصناف ہیں جن پر عربی زبان کے کچھ نہ کچھ اثرات آج بھی باقی ہیں۔ قصیدہ کہ جس کو عربی زبان ملی ہی تھی فارسی زبان کا بھی طرہ امتیاز رہا۔ دور مشروطیت سے قبل تک فارسی زبان پر صنف قصیدہ ہی کا غلبہ رہا۔ جس کی خاص وجہ ممدوحین سے مال و زر کا حاصل ہوتا تھا۔ لیکن ایسا بھی نہیں ہے کہ قصیدہ نگاروں نے صرف امیروں، وزیروں، بادشاہوں یا نوابوں کی مدح ہی نہیں کی بلکہ عشق خدا، رسولؐ اور آل رسولؐ کی مدح سرائی بھی صنف قصیدہ میں خوب کی ہے۔ قصیدہ کا شکوہ اس بات کا متقاضی رہتا ہے کہ وہ دیرینہ تلمیحات کے سایے میں آگے بڑھتا ہے۔ اس لئے قصائد کے ذیل میں حمد، نعت اور منقبت بھی خوب تحریر ہوئی ہیں۔

یہ مضمون حمدیہ قصاید میں تلمیحات کے لوازمات پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے۔ جس میں خسرو نے بالکل اسلامی اور اچھوتی تلمیحات کا استعمال کر کے مضمون کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔ امیر خسرو ہی وہ شاعر ہے جس نے ہندوستان میں عام مقبولیت کے ساتھ ساتھ ایرانیوں سے بھی داد سخن حاصل کی ہے۔ ورنہ ایرانیوں نے کسی غیر ایرانی فارسی شاعر پر اتنی توجہ نہیں دی جتنی کہ خسرو کو نصیب ہوئی۔ اور کچھ شعراء نے آپ کی زمینوں میں طبع آزمائی بھی کی ہے۔ ایرانی شعراء کے علاوہ ایرانی محققین نے بھی خسرو پر کام کیا ہے۔ ڈاکٹر سعید نفیسی نے ''دیوان کامل امیر خسرو دہلوی'' کے نام سے آپ کا کلام ترتیب دیا ہے جسمیں غزلیات، رباعیات، قطعات کے علاوہ ۱۹ قصائد بھی شامل ہیں۔ (۱) انہیں قصائد میں سب سے پہلا قصیدہ ''در توحید'' ہے اس مضمون کو لکھنے میں اسی قصیدہ سے مدد لی گئی ہے۔

اس قصیدہ کی ابتدا زبان کی اہمیت، افادیت و ضرورت کو بیان کرتے ہوئے کی گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ذات وحدہ لاشریک نے انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا ہے، زبان جیسی بیش قیمتی نعمت عطا کی ہے جس سے انسان کلام کرتا ہے خطاب کرتا ہے یہی شکر گوئی اور پاس گزاری کا ذریعہ ہے۔ اس شعر کا مفہوم بہت حد تک حضرت علیؑ کے قول کو بیان کرتا ہے۔ **قال علی علیہ السلام: " تَكَلَّمُوا تُعْرَفُوا فَإِنَّ الْمَرْءَ مَخْبُوءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ "**، حضرت فرماتے ہیں: گفتگو کرو تا کہ پہچانے جاؤ۔ بے شک انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہے۔ (۲) یعنی انسان کی پہچان اس کی زبان ہے جیسی وہ گفتگو کرے گا ویسی ہی شہرت پائے گا۔ اسی قول کا بہترین منظوم ترجمہ شیخ سعدیؒ کی گلستان کے پہلے باب کی حکایت نمبر ۳ کے ذیل میں درج ہے ؎

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد (۳)

اسی مضمون کو اردو میں جوش ملیح آبادی نے بھی خوب نبھایا ہے ؎

آدمی بزم میں دم گفتار
جب کوئی حرف لب پہ لاتا ہے
در حقیقت وہ اپنے ہی حق میں
کچھ نہ کچھ فیصلہ سناتا ہے

ملاحظہ کیجئے خسرو نے کس خوبصورت سے اس مفہوم کو نظم کیا ہے ۔

زبان کہ بر در معنی کلید گفتار ست
ز بہر شکر و سپاس یکی جہاندار ست

معرفت الٰہی اتنی آسان شئی نہیں بلکہ انسان جتنی کدو کاوش کر لے حق معرفت ادا نہیں کر سکتا۔ جتنی زیادہ تلاش کی جائے اتنا ہی معرفت کا سمندر گہرا ہوتا چلا جاتا ہے۔ نہج البلاغہ، کلامت قصار میں حضرت علی علیہ السلام بیان فرماتے ہیں

"مَن عَرَفَ نَفسَہُ فَقَد عَرَفَ رَبَّہُ "۔ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔ (۴)

معرفت الٰہی سے پہلے معرفت نفس لازمی ہے۔ جب انسان اپنے نفس کو پہچان لے گا تو خدا کی تلاش وجستجو میں مزہ آئے گا ورنہ معرفت الٰہی کا حصول اس قدر دشوار گزار ہو جائے گا کہ اس کے مقابلے پہاڑ کھودنا قدرت آسان نظر آئے گا۔ ۔

ز گنج معرفتش کی بسیر یابد کس
چو بر خرد ہمہ درہای راز مسمار ست

خیال می رود و قفل معرفت نشکست نسیم
می وزد و حفر کوہ دشوار ست

خسرو کے مطابق حکیم کا یہ کہنا کہ خدا کو عقل کے ذریعہ پہچانا، سراسر ایک حماقت ہے کیونکہ خدا وہ ذات ہے جو عقل میں سماتی نہیں۔ کیونکہ عقل مخلوق ہے اور خدا خالق، تو خالق مخلوق میں کس طرح سما سکتا ہے۔ یعنی خداوند متعال کی مکمل معرفت حاصل کرنا عام انسان کے بس کی بات نہیں۔ اس مرحلہ میں دنیا کے بڑے بڑے خردمند و دانشور الجھے ہوئے نظر آتے ہیں، اگر بوعلی سینا اس کی ذات کا اقرار کرتے ہیں تو ارسطو منکر نظر آتا ہے۔ ۔

حکیم گفت شناسم بعقل یزدان را
زہی کمال حماقت وہ این چہ گفتار ست
ازین چہ سود و زیان در کمال حکمت او
کہ بوعلی مقرّ و ارسطو بانکار ست

حضرت جعفر طیارؑ، حضرت علیؑ کے برادر حقیقی تھے جن کے دونوں بازو جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تھے تو حضور اکرمؐ نے آپ کے متعلق ارشاد فرمایا تھا، کہ " خدا نے جعفر کے دونوں بازوؤں کے عوض دو پر عطا کئے ہیں جن کے سہارے وہ جنت الفردوس میں ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتے رہیں گے"۔ اسی واقعہ کے بعد سے حضرت جعفر بن ابی طالب کو جعفر طیار کہا جانے لگا۔ اور آپ اسی نام سے مشہور ہوئے۔ خسرو نے اسی واقعہ کو بطور تلمیح استعمال کیا ہے جسے اس سے قبل، نہ بعد میں کسی بھی فارسی شاعر نے بطور تلمیح موزوں نہیں کیا ہے۔ خسرو کہتے ہیں ۔

فہرست مندرجات

English Articles:

ISSN:- 2394-5567 (UGC No. 47011) S.No. 15

بخواندم یکی مرد هندی دبیر سخن گوی و گوینده و یادگیر (فردوسیؔ)
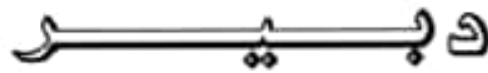
(بین الاقوامی پیر ریویوڈ ریفریڈ سہ ماہی ادبی وتحقیقی جریدہ)

جلد۔۵ شمارہ۔۳

جولائی۔ستمبر ۲۰۱۸ء

☆ایڈیٹر☆

احمد نوید یاسر ازلان حیدر

Mob. no. 09410478973

☆مراسلت کا پتہ☆

دبیر حسن میموریل لائبریری

۱۲۔چودھری محلہ (جنوبی)، کاکوری، لکھنؤ۔۲۲۶۱۰۱

dabeerpersian@rediffmail.com